سبق نمبر: 6

کَتبہ

● مصنف : غلام عباس ● صنف : نثر ● ماخذ : آنندی

ابتدائی حالات:

۱۹۰۹ء میں غلام عباس امرتسر میں پیدا ہوئے۔ غلام عباس اُردو کے نام ور افسانہ نگاروں میں اہم مقام رکھتے ہیں۔ ابتدائی تعلیم لاہور سے حاصل کی۔ انھیں بچپن سے ہی لکھنے کا شوق تھا۔ ابتدائی سالوں میں بھی لکھنا شروع کر دیا۔ بچوں کے لیے کتب لکھنے کے ساتھ ساتھ رسائل میں بطور معاون مدیر اپنے فرائض انجام دیے۔ محکمہ تعلقات عامہ اور ریڈیو پاکستان سے بھی منسلک رہے۔ آپ کی باوقار اور کام یاب تخلیقی زندگی اور ادبی خدمات کو سراہتے ہوئے حکومت پاکستان نے "ستارہ امتیاز سے نوازا۔

علمی و ادبی خدمات:

پریم چند کے بعد آپ کو افسانہ نگاری میں عروج اور شہرت حاصل ہے۔ " آنندی " آپ کا شاہ کار ہے۔ آپ نے اپنے افسانوں میں حقیقت کی ترجمانی کی ہے آپ نے نہایت کمال سے عام افراد اور ان کے مسائل کو موضوع بنایا ہے۔ آپ نے جب افسانہ نگاری کا آغاز کیا مغربی تعلیم اور تہذیب اپنا رنگ جمار ہی تھی اور لوگ کش مکش کا شکار تھے کہ مشرقی روایات کو تھامے رکھیں یا نئی تہذیب کا دامن تھام لیں آپ نے اس کیفیت کو خوب صورتی سے اپنے افسانوں میں پیش کیا ہے۔ آپ کا اسلوب بیان نہایت سادہ اور پر اثر ہے۔ آپ کے اسلوب نے معمولی موضوعات کو غیر معمولی بنا دیا۔ آپ نے زندگی کے تلخ حقائق کو حقیقت پسندانہ انداز میں بیان کیا ہے۔ یہی وجہ ہے آپ کے کردار ہماری زندگی کے جیتے جاگتے کردار معلوم ہوتے ہیں۔

تصانیف:

آپ کے افسانوں میں " آنندی " جاڑے کی چاندنی، کن رس، دھنک اور گوندنی والا تکیہ زیادہ مشہور ہیں۔

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
پھلواریوں	پھولوں کی کیاری، وضع، قسم	کم و بیش	تقریباً
چہل پہل	پیدل چلنا، ہوا خوری	گہما گہمی	رونق
چوڑی چکلی	وسیع، کشادہ	خس و خاشاک	سوکھی گھاس
سہ پہر	دوپہر کے بعد کا وقت / تیسرا پہر	تپش	حرارت گرمی
جھلسے	جلنا، جلے ہوئے	چھڑکاؤ گاڑی	میونسپلٹی کی گاڑی جو سڑکوں پر پانی چھڑکاتی ہے
بخارات	بھاپ، بخار کی جمع	پھاٹک	بڑا دروازہ
خلاف معمول	برعکس، معمول سے ہٹ کر	مبارک	بابرکت
اثاثہ	سامان، جمع کیا ہوا	رکھوالی	دیکھ بھال، حفاظت کرنا
ٹائپسٹ	ٹائپ رائٹر پہ ٹائپنگ کرنے والے	ریکارڈ کیپر	دفاتر میں فائلوں وغیرہ کا ریکارڈ رکھنے والے
ڈسپیچر	دفتر کا ایسا اہلکار جو چٹھیاں اور دیگر فائلیں دفتر سے باہر بھجوانے کا ریکارڈ وغیرہ رکھتا ہے اور اس پر مامور ہوتا ہے	اکاؤنٹنٹ	کسی دفتر کے مالی حساب کتاب پر مامور اہلکار
ادنیٰ و اعلیٰ	گھٹیا اور بہترین، کم تر اور نمایاں	کلرک	محرر، منشی
وضع قطع	بناوٹ	سولا ہیٹ	سر پہ رکھنے والی گولائی والی ٹوپی، مغربی طرز کی ٹوپی
بڑی توندوں والے	بڑھا ہوا پیٹ، بڑھے ہوئے پیٹ والے	چھاتہ	چھتری
گتھیاں	مشکل، دشواری	غل غپاڑے	شور، ہنگامہ
یکسوئی	ایک طرف متوجہ ہونا	گرہستی	گھر والا
منچلے	بے خوف	سیفٹی پن	حفاظتی پن

تر بہ تر	بھیگے ہوئے، شرابور	بد قطع	بری بناوٹ والا۔
رنگروٹ	نئے بھرتی ہونے والے	خراماں خراماں	آہستہ آہستہ
طمانیت	سکون، اطمینان	اکساتی ہے	مجبور کرنا۔
مشق	بار بار ایک کام کرنا	مسیں بھی پوری نہیں بھیگی	کم عمر، نوخیز جوان
جہاں دیدہ	تجربہ کار	گھاگ	پرانا تجربہ کار
خم	جھکاؤ، ٹیڑھا پن	بہتیرے	بہت زیادہ
چڑچڑا پن	بدمزاجی، غصیلی طبیعت	نالاں	ناراض، بیزار
لپک کر	آگے بڑھ کر	اکنی	ایک آنہ
گرداگرد	اردگرد، آس پاس	کہنہ فروشوں	پرانی اشیاء بیچنے والے
قماش	انداز، ڈھنگ	مول تول کرنا	بھاؤ تاؤ کرنا
بھاؤ کرنا	قیمت لگوانا	سنیاسیوں	جنگلی جڑی بوٹیوں کے ماہر، حکیم
جمگھٹوں	لوگوں کا رش، ہجوم	کباڑیہ	ٹوٹا پھوٹا سامان بیچنے والا پر / انی اشیاء بیچنے والا
صنعت	کاریگری، بناوٹ	مسخ	بگڑا ہوا، بری حالت
ظروف	برتن۔ (ظرف کی جمع)	گلدان	پھول رکھنے کا برتن
چوکھٹے	آئینہ یا تصویر رکھنے والا کسی دھات یا لکڑی کا بنا ہوا چوکور گھیرا	جراحی کے آلات	انسانی جسم کو چیر پھاڑنے والے آلات آپریشن کے لیے جو استعمال ہوتے ہیں
لم ڈھینگ	لمبا، طویل قامت	سنگ مرمر	ایک قسم کا نفیس سفید پتھر
طول	لمبائی	نفاست	خوبصورتی
شوق تحقیق	تحقیق کا شوق	کنگلا	خالی جیب، بیکار
حرص	لالچ	اوجھل	دور ہو جانا، ہٹ جانا
مہلت	فرصت	نقص	عیب، خرابی
منسوخ	ترک کرنا، رد کرنا	بے عیب	جس میں کوئی خرابی نہ ہو
مصرف	خرچ، استعمال	غفور الرحیم	بخشنے والا، مہربان، رحم کرنے والا، اللہ تعالی کی صفات
سپرنٹنڈنٹ	مہتمم، نگران، سربراہ	کندہ کرانا	کھدوانا، نقاشی کرنا
نصب	لگوانا	ترقی	آگے بڑھنا
سعی لاحاصل	بیکار کوشش	خوش آئند	اچھا لگنے والا، بہترین
ساجھے	مشترکہ	سنگ تراش	پتھروں سے اشیاء بنانے والا، پتھر تراشنے والا
چابک دستی	مہارت	خوش نما	خوبصورت / اچھا دکھنے والا
جلی حروف	نمایاں حروف	حجاب	پردہ، لحاظ، شرم
مسلط	مغلوب کیا گیا، تعینات کیا گیا، یہاں مراد تھوپنا	دل کش	خوبصورت دل کو اچھا لگنے والا
قفل	تالا	پھاٹک	گھر کا بڑا دروازہ
کواڑ	لکڑی کا دروازہ	تکان	تھکاوٹ

سبز باغ	دھوکا دینا	رہ نمائی	راستہ دکھانا
جویا	شوق رکھنے والا	برتری	آگے بڑھنا۔
ہیجان	جوش، ولولہ	مگن	مصروف
فراغت	فرصت، فارغ اوقات	کاٹھ	لکڑی
رنگ ڈھنگ	انداز	لطیفہ غیبی	غیب سے عطا ہونے والا کرم، لطف و عنایت
کڑی محنت	سخت محنت	محو ہونا	مصروف ہونا کارگزاری۔۔کارکردگی
مژدہ	خوشخبری	نیلام گھر	ایسی جگہ جہاں سے چیزیں سستے داموں مل جاتی ہیں یا پرانی اشیا مل جاتی ہیں۔ میعاد۔۔مدت،۔وقت
ابتر	بری	آلکس	سست، کاہل
بیزار	بے چین، اکتایا ہوا	تیور	انداز
راہ راست	سیدھا راستہ	منجھلی لڑکی	درمیانی عمر کی لڑکی
طاق	محراب دار ڈاٹ جو دیوار میں بنائے جاتے ہیں۔	بدنما	برا
گدی کے نیچے خم آگیا	کمر جھک جانا، بڑھاپے کی علامت	فارغ البالی	خوشحالی
پنشن	نوکری سے ریٹائرمنٹ ہونے کے بعد ملنے والی رقم	بیوپار	تجارت
مندے	برے حالات	کفایت شعاری	میانہ روی، بچت
جاڑے	سردی	بہتیرے	بہت زیادہ
افاقہ	بیماری سے شفا ملنا یا آرام ہونا	اسباب	سامان
محویت	کھو جانا	خطاطی	خوبصورت لکھائی
نقش و نگار	پھول بوٹے بنوانا	ترمیم	اضافہ، نئی چیز شامل کرنا
نصب کر دیا	لگا دینا	سلیقہ مندی	تمیز داری، سگھڑپن

سبق کا خلاصہ:

سبق کا عنوان: کتبہ

مصنف کا نام: غلام عباس

خلاصہ:

شہر سے دور عمارتوں کا لاتعداد سلسلہ ہے جس میں بے شمار دفاتر ہیں وہاں پر بے شمار لوگ کام کرتے ہیں۔ گرمی کے زمانے پر سڑک پر چھڑکاؤ کرنے والی گاڑی گزرتی ہے۔ انہی دفتروں میں سے ایک میں شریف حسین کلرک تھا۔ گھر لوٹتے ہوئے تانگے کی سواری کا لطف تب ہی اٹھاتا۔ جب اس کی بیوی بچوں کو لے کر میکے چلی جاتی تھی ۔ ان دفاتر میں ہر طرح کے لوگ کام کرتے تھے۔ وہ اپنے ساتھ دفتر کا کام لے جاتے لیکن گھر جا کر انہیں گھر کے کاموں میں وقت نہ ملتا۔ عموماً دفتروں میں کام کرنے والوں کے جہاں عہدے، عمر، وضع ایک دوسرے سے مختلف تھی، وہیں ان کا لباس، رنگت، زبان بھی مختلف تھی۔ عموما دفتروں میں مادری زبان کے بجائے غیر زبان میں باتیں کرنے کا رواج تھا۔ ایک ٹانگے کی سواری میں کمی دیکھ کر شریف حسین اس لیے سوار ہو گیا اس کو ایک آنہ دیا اور وہ جامع مسجد چوک کی طرف جانا چاہ رہا تھا۔ جامع مسجد کے بازار میں حکیموں، سنیاسوں، تعویذ گنڈے کہنہ فروشوں کارش ہوتا۔ ایک کباڑیے کے پاس شریف حسین کی نظر سنگ مرمر کے ٹکڑے پر پڑی۔ اس نے بادل ناخواستہ کباڑی سے اس کی قیمت پوچھ لی۔ کباڑی نے اس کو تین روپے بتائی غلطی سے شریف حسین نے جب ایک روپیہ بتایا اور وہاں سے چلنے لگا تو کباڑیے نے اس کو ایک روپے میں بیچ دیا۔ رات کو جب وہ کھلے آسمان تلے لیٹتا ہے تو وہ سنگ مرمر کے مصرف کے بارے میں سوچتا ہے اور یہ سوچتا ہے کیا معلوم دن پھر جائیں اور وہ ترقی کرتے ہوئے سپرٹنڈنٹ بن جائے اس کے

تنخواہ بھی بڑھ جائے اور وہ ایک چھوٹا سا اپنا گھر لے کر اس کے دروازے پر سنگ مرمر کے ٹکڑے پر نام اپنا نام کندہ کروا کر نصب کرا دے۔ لیکن سنگ مرمر کے اس ٹکڑے کی وجہ سے اس کے دل میں پھر ترقی کی خواہش انگڑائی لینے لگی۔ ایک سنگ تراش سے اس نے اپنا نام بھی کندہ کروالیا جو اسے بڑا بھلا معلوم ہو رہا تھا۔ شریف حسین کو مکان پر پہنچنے پر یہ علم ہوا کہ مکان میں یا مکان کے باہر ایسی کوئی جگہ ہی نہیں کہ جہاں کتبہ لگایا جاسکے۔ یہ کتبہ اس کے گھر میں مختلف جگہ تبدیل کرتا رہا۔ سب سے پہلے بے کواڑ کی الماری میں اس کو جگہ ملی کتبے کی وجہ سے اس کے دل میں ترقی کا ولولہ زور پکڑ چکا تھا۔ بے کواڑ کی الماری سے اس خیال سے اس کا بیٹا کتبے کو گرا نہ دے، صندوق میں کپڑوں کے نیچے رکھ دیا گیا۔ پھر اس کی بیوی نے کاٹھ کے بکس میں رکھا جہاں دیگر بے کار چیزیں پڑی تھیں۔ شریف حسین بھی آخر کار اپنی مستقبل کی ترقی سے مایوس ہو چکا تھا کہ اچانک اس کے دفتر میں عارضی طور پر ایک کلرک کی جگہ پر اسے ترقی مل گئی۔ اس ترقی سے وہ بہت خوش تھا۔ ایک میز اور کرسی خرید کر دل خوش کرنے کے لئے کتبہ دیوار کے ساتھ لٹکا دیا۔ اس نے اپنی کارگزاری دکھانے کے لیے ہر ممکن حد تک کام کیا تاکہ افسر اس سے خوش ہو کر اس عہدے پر مستقل بر قرار رکھیں۔ اس کے دل میں یہ بھی گمان تھا کہ کسی وجہ سے اپنی چھٹی کی مدت بڑھا سکتا ہے۔ لیکن یہ گمان اس کا گمان ہی رہا۔ اس کی ترقی کا جوش و ولولہ بھی ماند پڑ گیا۔ اب اس کا لڑکا چھٹی کلاس میں آ چکا تھا۔ کتبہ اپنی بے شمار جگہ بدلتے بدلتے برتنوں کے بڑے طاق میں جگہ بنا چکا تھا۔ شریف حسین کی نظر اس میں پڑی تو اس نے اس دھویا۔ اس کو صاف کر کے کاغذی پھولوں کی سرخ الماری میں رکھ دیا۔ جس سے اس میں جان پڑ گئی۔ شریف حسین کو ملازمت کرتے ہوئے بیس سال ہو چکے تھے۔ بچوں کی گونا گوں ذمہ داریوں کی وجہ سے وہ بہت مصروف ہو چکا تھا۔ اس کے دونوں بیٹے ملازمت اختیار کر چکے تھے۔ اب وہ ریٹائرڈ ہو چکا تھا۔ اس کو پینشن مل چکی تھی۔ کفایت شعار بیوی کی وجہ سے اس نے اپنے بیٹی اور بیٹوں کی بیٹی کی شادی دھوم دھام سے کیں اور اب اس کا دل تھا، کہ وہ حج کا فریضہ ادا کر لے لیکن بڑھاپے کی وجہ سے اس کو بیماریوں نے دبانا شروع کر دیا پینشن وصول کرتے تیسرے سال جاڑے کے ایک رات اس کو سر دہوا لگی جو کہ نمونیے کے باعث بنی۔ کچھ دن بعد ہی بیچارہ مر گیا۔ ایک دن مکان کی صفائی کرتے ہوئے بڑے بیٹے کی نظر اس کتبے پر پڑتی ہے وہ اس کتبے پر باپ کا نام دیکھ کر غمگین ہوا۔ اس کتبے کو اس نے جا کر باپ کی قبر پر نصب کر دیا۔

اقتباسات کی تشریحات

(ا)

نثر پارہ:

ایک تانگے کی سواریوں میں ایک ہی کمی دیکھ کر شریف حسین۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بجائے خود ایک پر لطف تماشہ تھا۔

سبق کا عنوان: کتبہ

مصنف کا نام: غلام عباس

ماخذ: آنندی

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:۔

الفاظ	معانی
لپک کر	آگے بڑھ کر
کُہنہ فروشوں	پرانا سامان بیچنے والے
قماش	انداز، ڈھنگ
اکنّی	ایک آنہ

تشریح:۔

تشریح طلب اقتباس سبق کے تقریبا درمیان سے لیا گیا ہے اس سبق کے مصنف غلام عباس ہیں جن کا اسلوب بیان ان کو دیگر افسانہ نگاروں سے نمایاں کرتا ہے آپ کے افسانوں میں حقیقت کی ترجمانی ہوتے ہوتی ہے اور آپ نے نہایت کمال سے عام افراد ان کے مسائل کو موضوع بحث بناتے ہیں۔ اس افسانے میں دراصل انہوں نے یہ وضاحت کی ہے کہ انسان ساری زندگی خواہشات کی تکمیل کا انتظار کرتا ہے حتی کہ ایک دن اس کو موت آ کے جکڑ لیتی ہے اس افسانے کے مطابق ایک معمولی سا کلرک

شریف حسین جو کہ ایک جگہ سے سنگ مرمر کا ٹکڑا اٹھا کے لاتا ہے اور پھر ایک انجانی خواہش کے تحت کسی سنگ تراش سے اس پہ خوبصورتی سے نقش و نگار ترشواتا ہے، اپنا نام کندہ کرواتا ہے اور اس کے دل میں خواہش انگڑائی لیتی ہے کہ ہو سکتا ہے ایک دن میں ترقی کر جاؤں تو اپنے گھر کے دروازے پر میں اپنا نام کندہ کروں یہ کندہ کیا ہوا کتبہ لگاؤں لیکن افسوس کہ وہ ریٹائرڈ ہو جاتا ہے اس کی خواہش پوری نہیں ہوتی وہ اسی نوکری سے ریٹائرڈ ہوتا ہے حتیٰ کہ وہ کتبہ جو اس نے اپنی بڑی چاہت سے وہ بنوایا ہوتا ہے گھر کے مختلف جگہوں سے ہوتا ہوتا کباڑ خانے کا حصہ بن جاتا ہے گودام میں پہنچ جاتا ہے اور شریف حسین ریٹائرمنٹ کے بعد ایک دن بیمار ہوتا ہے اور انتقال کر جاتا ہے تو اس کا بیٹا جو اس سے بہت پیار کرتا ہے ایک دن اس نے دیکھا کہ کتبہ پڑا ہوا ہے اس کے بیٹے کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں اور وہ اسی کتبے کو اپنے باپ کی قبر پر جا کے نصب کروا دیتا ہے پیراگراف میں مصنف غلام عباس بیان کر رہے ہیں کہ شریف حسین کے بیوی بچے گھر میں نہیں تھے اس کی بیوی بچوں کو لے کر میکے گئی ہوئی تھی تو وہ آزاد تھا اس لیے وہ شہر کی سڑکوں پر مٹر گشت کر رہا تھا ایک تانگے کی سواریوں میں سے جب اس نے دیکھا کہ ایک فرد کی کمی ہے شریف حسین بھی آگے بڑھ کے اس میں سوار ہو گیا تانگا چلا اور تھوڑی دیر میں شہر کے مرکزی دروازے پر پہنچ کر رک گیا شریف حسین نے اپنی جیب سے ایک کہانی ایک آنہ نکال کر کوچوان کو دیا اور وہ شہر میں جانے کے بجائے جامع مسجد کی طرف چل پڑا جس کی سیڑھیوں کے ارد گرد ہر روز شام کو میلا لگا کرتا تھا اور اس میلے میں پرانی اشیاء بیچنے والے ستامال بیچنے والوں کی دکانیں سجا کرتی تھیں دنیا بھر کی چیزیں اور اس کے ساتھ ساتھ ہر قسم اور ہر طرح کے لوگ یہاں پہ اکر اکٹھے ہوتے تھے اگر کسی کا مقصد خرید و فروخت نہ کرنا بھی ہوتا تھا تو لوگوں کو چیزوں خریدتے دیکھنا ایک دکاندار خریدار کا مول تول کرنا یہ ایک بہت خود ایک بہت بڑا پر لطف تماشہ تھا اور لوگ اس سے محظوظ ہوتے تھے شریف حسین بھی بلا مقصد اس جگہ پر پہنچ گیا۔

(۲)

نثر پارہ:

رات کو جب وہ کھلے اسمان کے نیچے اپنے گھر کی چھت پر-------------------------------کندا کرا کے دروازے کے باہر نصب کر دے۔

سبق کا عنوان: کتبہ

مصنف کا نام: غلام عباس

ماخذ: آنندی

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:۔

الفاظ	معانی
مصرف	خرچ، استعمال
غفور والرحیم	بخشنے والا، مہربان مراد اللہ کی ذات
ساجھے	مشترکہ، اکٹھا
کندہ کرانا	کھدوانا

تشریح:۔

تشریح طلب اقتباس سبق کے تقریبا درمیان سے لیا گیا ہے اس سبق کے مصنف غلام عباس ہیں جن کا اسلوب بیان ان کو دیگر افسانہ نگاروں سے نمایاں کرتا ہے آپ کے افسانوں میں حقیقت کی ترجمانی ہوتی ہے اور آپ نے نہایت کمال سے عام افراد اور ان کے مسائل کو موضوع بحث بناتے ہیں۔ اس افسانے میں دراصل انہوں نے یہ وضاحت کی ہے کہ انسان ساری زندگی خواہشات کی تکمیل کا انتظار کرتا ہے حتیٰ کہ ایک دن اس کو موت آ کے جکڑ لیتی ہے اس افسانے کے مطابق ایک معمولی سا کلرک شریف حسین جو کہ ایک جگہ سے سنگ مرمر کا ٹکڑا اٹھا کے لاتا ہے اور پھر ایک انجانی خواہش کے تحت کسی سنگ تراش سے اس پہ خوبصورتی سے نقش و نگار ترشواتا ہے اور اپنا نام کندہ کرواتا ہے اور اس کے دل میں خواہش انگڑائی لیتی ہے کہ ہو سکتا ہے ایک دن میں ترقی کر جاؤں تو اپنے گھر کے دروازے پر میں اپنا نام کندہ کروں یہ کندہ ہوا کتبہ لگاؤں لیکن افسوس کہ وہ ریٹائرڈ ہو جاتا ہے اس کی خواہش پوری نہیں ہوتی وہ اسی نوکری سے ریٹائرڈ ہوتا ہے حتیٰ کہ وہ کتبہ جو اس نے اپنی بڑی چاہت سے وہ بنوایا ہوتا ہے۔ گھر کے مختلف جگہوں سے ہوتا ہوا کباڑ خانے کا حصہ بن جاتا ہے، گودام میں پہنچ جاتا ہے اور شریف حسین ریٹائرمنٹ کے بعد ایک دن بیمار ہوتا ہے اور انتقال کر جاتا ہے تو اس کا بیٹا جو اس سے

بہت پیار کرتا ہے ایک دن اس نے دیکھا کہ کتبہ پڑا ہوا ہے اس کے بیٹے کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں اور وہ اسی کتبے کو اپنے باپ کی قبر پر جا کے نصب کروا دیتا ہے مصنف غلام عباس بیان کر رہے ہیں کہ شریف حسین کے بیوی بچے گھر میں نہیں تھے اس کی بیوی بچوں کو لے کر میکے گئی ہوئی تھی۔ سونے کی تیاری کر رہا تھا اور اس کے ذہن پر وہ کتبہ چھایا ہوا تھا جو وہ کباڑیے سے خرید کر لایا ہوا تھا اور وہ انہی خیالوں میں گم تھا اس کے ذہن میں یہی خواب آرہے تھے کہ وہ ترقی کر جائے گا۔

اس پیراگراف میں مصنف یہی بیان کر رہا ہے کہ جب وہ رات کو اپنے گھر کی چھت پر سوتا ہے اور وہ اکیلا ہی بستر پر کروٹیں بدل رہا تھا خوشی کے مارے، امید کے مارے اس کو نیند بھی نہیں آرہی تھی تو وہ اس سنگ مرمر کے ٹکڑے کے استعمال پر غور کر رہا تھا اور سوچ رہا تھا کہ خدا بہت بڑا ہے اس کی یہ کائنات بڑی وسیع و عریض ہے۔ وہ جس کو چاہے جہاں پہنچا دے، وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ ہو سکتا ہے کہ میرے دن تبدیل ہو جائیں میں ترقی کر جاؤں اور میں ترقی کرتا ہوا کلرک کے درجے سے بڑھ کر سپرنٹنڈنٹ بن جاؤں اور اس کے حساب اس کی تنخواہ 40 روپے سے بڑھ کر 400 روپے ہو جائے۔ ہو سکتا ہے کلرک نہ بنوں تو کم از کم ہیڈ کلرک ہی بن جاؤں۔ پھر میرے دین تبدیل ہو جائیں گے مجھے اس مشترکہ مکان میں بھی رہنا نہ پڑے گا۔ بلکہ میں کوئی اپنا چھوٹا سا مکان لے لوں گا خوبصورت سا مکان لے کر اس خوبصورت سنگ مرمر کے ٹکڑے پر اپنا نام کندہ کر کے پھاٹک پر نصب کروادوں گا۔ تاکہ لوگ آتے جاتے میرے نام کو پڑھیں اور ان کو پتہ چلے کہ شریف حسین ایک بہت بڑے دفتر میں سپرنٹنڈنٹ ہے لیکن اس کی یہ خیالات میں محض خواہشات ہی ہیں۔ اور وہ خیالوں کی دنیا سے باہر آنے کو تیار نہیں ہے مصنف نے اس سبق میں یہی بتانے کی کوشش کی ہے کہ انسان اپنے خیالات کی دنیا مگن رہتا ہے حالانکہ کے حقائق بہت تلخ ہوتے ہیں۔

(۳)

نثر پارہ:

اب اُس کا بڑا لڑکا چھٹی-------------------------------------بہت سی جگہ بھی گھیر رکھی تھی۔

سبق کا عنوان: کتبہ

مصنف کا نام: غلام عباس

ماخذ: آنندی

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:۔

الفاظ	معانی
منجھلی لڑکی	درمیانی عمر کی لڑکی
سینہ پرونا	سلائی کڑھائی کا کام
ہاتھ بٹاتی	گھر کے کام میں مدد کرنا
خدشہ	اندیشہ، خوف

تشریح:۔

تشریح طلب پیراگراف سبق کے تقریباً اختتام سے لیا گیا ہے۔ اس سبق کے مصنف غلام عباس ہیں جن کا اسلوب بیان ان کو دیگر افسانہ نگاروں سے نمایاں کرتا ہے آپ کے افسانوں میں حقیقت کی ترجمانی ہوتی ہے اور آپ نے نہایت کمال سے عام افراد ان کے مسائل کو موضوع بحث بناتے ہیں۔ اس افسانے میں دراصل انہوں نے یہ وضاحت کی ہے کہ انسان ساری زندگی خواہشات کی تکمیل کا انتظار کرتا ہے حتیٰ کہ ایک دن اس کو موت آکے جکڑ لیتی ہے اس افسانے کے مطابق ایک معمولی سا کلرک شریف حسین جو کہ ایک جگہ سے سنگ مرمر کا ٹکڑا اٹھا کے لاتا ہے اور پھر ایک انجانی خواہش کے تحت کسی سنگ تراش سے اس پہ خوبصورتی سے نقش و نگار ترشواتا ہے اور اپنا نام کندہ کرواتا ہے اور اس کے دل میں خواہش انگڑائی لیتی ہے کہ ہو سکتا ہے ایک دن میں ترقی کر جاؤں تو اپنے گھر کے دروازے پر میں اپنا نام کندہ کروں یہ کندا ہوا کتبہ لگاؤں لیکن افسوس کہ وہ ریٹائرڈ ہو جاتا ہے اس کی خواہش پوری نہیں ہوتی وہ اسی نوکری سے ریٹائرڈ ہوتا ہے حتیٰ کہ وہ کتبہ جو اس نے اپنی بڑی چاہت سے وہ بنوایا ہوتا ہے۔ گھر کے مختلف

جگہوں سے ہوتا ہوا تا کباڑ خانے کا حصہ بن جاتا ہے، گودام میں پہنچ جاتا ہے اور شریف حسین ریٹائرمنٹ کے بعد ایک دن بیمار ہوتا ہے اور انتقال کر جاتا ہے تو اس کا بیٹا جو اس سے بہت پیار کرتا ہے ایک دن اس نے دیکھا کہ کتبہ پڑا ہوا ہے اس کے بیٹے کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں اور وہ اسی کتبے کو اپنے باپ کی قبر پر جا کے نصب کروا دیتا ہے۔

اس پیراگراف میں بیان ہو رہا ہے کہ شریف حسین میں ترقی کا جذبہ ماند پڑ چکا تھا۔ اس وجہ سے اُس کی ساری توجہ اپنی اولاد پر مرکوز ہو چکی تھی۔ اب اُس کے بچے بڑے ہو چکے تھے اُس کا سب بڑا بیٹا چھٹی جماعت کی تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ بڑے سے چھوٹا بیٹا چوتھی جماعت میں زیرِ تعلیم تھا۔ ان بھائیوں کے علاوہ ایک درمیانی عمر کی لڑکی بھی تھی جو اپنی والدہ محترمہ سے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرتی۔ علاوہ ازیں والدہ اپنی بیٹی کو سلائی کڑھائی کا فن بھی سکھا رہی تھی تاکہ مستقبل میں اُس کے کام آسکے۔ گھر کی صفائی، کھانا تیار کرنا، کپڑوں کی دھلائی وغیرہ میں والدہ کی مدد کرتی۔ وہ میز اور کرسی جو شریف حسین اپنے لیے خرید کر لایا تھا۔ جب اُس کو عارضی طور پہ درجہ اوّل کے کلرک کی جگہ ملی تھی۔ اُس میز اور کرسی پر اُس کے بڑے بیٹے نے قبضہ جما لیا تھا۔ میز کرسی پر بیٹھ کر سکول کا کام بہت خوشی سے لکھا کرتا تھا۔ شریف حسین کی اُمیدوں کا محور کا کتبہ اس میز پر پڑا ہوا تھا۔ ایک تو اس بات کا اندیشہ پیدا ہوا چکا تھا کہ کہیں یہ کتبہ گر کر ٹوٹ نہ جائے۔ اس کے علاوہ اس کتبے نے میز کی بہت ساری جگہ کو گھیرا ہوا تھا۔ اس لیے اس کے بیٹے نے اس کتبے کو میز سے اُٹھا کر بے کواڑ کی الماری میں رکھ دیا۔

(۴)

نثر پارہ:

اپنی کفایت شہری اور بیوی کی لکھا مندی کی بدولت اس نے بڑے بیٹے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور زیادہ تر چارپائی پر ہی پڑا رہنے لگا۔

سبق کا عنوان: کتبہ

مصنف کا نام: غلام عباس

ماخذ: آنندی

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:-

الفاظ	معانی
کفایت شعاری	میانہ روی، بچت
سلیقہ مندی	تمیز داری، سگھڑ پن
نمٹ کر	فارغ ہو کر، کام ختم کر کے
توفیق	ہمت، حوصلہ، خدا کی مہربانی

تشریح:-

تشریح طلب پیراگراف سبق کے تقریبا اختتام سے لیا گیا ہے۔ اس سبق کے مصنف غلام عباس ہیں جن کا اسلوب بیان ان کو دیگر افسانہ نگاروں سے نمایاں کرتا ہے آپ کے افسانوں میں حقیقت کی ترجمانی ہوتی ہے اور آپ نے نہایت کمال سے عام افراد ان کے مسائل کو موضوع بحث بناتے ہیں۔ اس افسانے میں دراصل انہوں نے یہ وضاحت کی ہے کہ انسان ساری زندگی خواہشات کی تکمیل کا انتظار کرتا ہے حتیٰ کہ ایک دن اس کو موت آ کے جکڑ لیتی ہے اس افسانے کے مطابق ایک معمولی سا کلرک شریف حسین جو کہ ایک جگہ سے سنگ مرمر کا ٹکڑا اٹھا کے لاتا ہے اور پھر ایک انجانی خواہش کے تحت کسی سنگ تراش سے اس پہ خوبصورتی سے نقش و نگار ترشواتا ہے اور اپنا نام کندہ کرواتا ہے اور اس کے دل میں خواہش انگڑائی لیتی ہے کہ ہو سکتا ہے ایک دن میں ترقی کر جاؤں تو اپنے گھر کے دروازے پر میں اپنا نام کندہ کروں یہ کندا ہوا کتبہ لگاؤں لیکن افسوس کہ وہ ریٹائرڈ ہو جاتا ہے اس کی خواہش پوری نہیں ہوتی وہ اسی نوکری سے ریٹائرڈ ہوتا ہے حتیٰ کہ وہ کتبہ جو اس نے اپنی بڑی چاہت سے وہ بنوایا ہوتا ہے۔ گھر کے مختلف جگہوں سے ہوتا ہوا تا کباڑ خانے کا حصہ بن جاتا ہے، گودام میں پہنچ جاتا ہے اور شریف حسین ریٹائرمنٹ کے بعد ایک دن بیمار ہوتا ہے اور انتقال کر جاتا ہے تو اس کا بیٹا جو اس سے بہت پیار کرتا ہے ایک دن اس نے دیکھا کہ کتبہ پڑا ہوا ہے اس کے بیٹے کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں اور وہ اسی کتبے کو اپنے باپ کی قبر پر جا کے نصب کروا دیتا ہے۔

مصنف غلام عباس بیان کر رہا ہے نہ تو شریف حسین ترقی کر سکا نہ اور وہ بیچارہ اپنا ذاتی گھر لے سکا لیکن یہ ضرور ہوا کہ وہ ریٹائرڈ ہو گیا اور یہی خواہش اس کی دب گئی حتیٰ کہ وہ اب بیچارہ اپنی عمر کے آخری حصے کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اپنی نیک سیرت بیوی جو کہ بہت بچت کرنے والی ہوتی ہے۔ خود بھی مناسب طریقے سے اپنے اخراجات کو استعمال میں لاتا ہے انہی خصوصیات کی بدولت اس نے اپنے بڑے بیٹے اور بیٹی کی شادیاں بہت اچھے طریقے سے اور دھوم دھام سے کر دیں جب وہ ان ضروری کاموں سے احسن طریقے سے عہدہ براہو چکا تھا چونکہ زندگی میں والدین کے سر پر بہت بڑا بوجھ ہوتا ہے اولاد کی ذمہ داریاں۔ تو آخر میں اس کے ذہن میں خواہش انگڑائی لی کہ اب وہ حج کر سکے لیکن اتنے اخراجات نہیں تھے کہ وہ حج کر سکیے ہاں البتہ جس طرح عمر کے آخری حصے میں لوگوں کو عبادت کا شوق بڑھ جاتا ہے تو کچھ دنوں تک وہ مسجد کی رونق بڑھاتا رہا ۔ مگر جلد ہی بڑھاپا آگیا اور بڑھاپا کمزوری اور بیماری کی علامت ہے اور اس بڑھاپے کی کمزوری اور علامتوں نے اس کو کمزور کرنا شروع کر دیا اور اب اس کا زیادہ تر وقت چارپائی پر ہی پڑے پڑے گزر جاتا حتیٰ کہ ایک دن شریف حسین انتقال کر جاتا ہے اور اس کے بیٹے نے وہی کتبہ اپنے باپ کی قبر میں نصب کر دیا۔ مصنف نے اس سبق میں یہی بتانے کی کوشش کی ہے کہ انسان اپنے خیالات کی دنیا مگن رہتا ہے حالانکہ کے حقائق بہت تلخ ہوتے ہیں۔

مشقی سوالات

سوال نمبر 1: سبق کے مطابق مناسب ترین جواب کی نشان دہی کریں۔

درست جواب کی نشان دہی کریں۔

66. **شریف حسین کو تانگے میں سوار ہونے کا لطف ملتا تھا:**

(A) مہینے آخری روز　(B) مہینے کے ابتدائی روز　(C) مہینے کے وسط میں　(D) مہینا بھر

67. **شریف حسین کی جیب میں کچھ رقم اس لیے تھی:**

(A) اس نے بچت کی تھی　(B) اسے تنخواہ دیر سے ملی تھی

(C) کہیں سے قرض مل گیا تھا　(D) اس کی بیوی اور بچّے میکے گئے ہوتے تھے

68. **کلرکوں میں لوگ شامل تھے:**

(A) نئے بھرتی ہونے والے　(B) ادھیڑ عمر　(C) عمر رسیدہ　(D) ہر عمر کے

69. **شریف حسین کے خیال میں سنگِ مرمر کے ٹکڑے کا مصرف تھا کہ:**

(A) کسی کو تحفہ دیا جائے　(B) صدر دروازے پر لگایا جائے　(C) مطالعے کی میز پر رکھا جائے　(D) مُنڈیر پر سجا دیا جائے

70. **شریف حسین کی موت کے بعد سنگِ مرمر کا ٹکڑا:**

(A) یوں ہی گھر میں پڑا رہا　(B) کہیں گم ہو گیا　(C) بیچ دیا گیا　(D) اس کی قبر کا کتبہ بنا

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

D	5	B	4	A	3	D	2	B	1

سوال نمبر 2: سبق "کتبہ" کے متن کے مطابق دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف)　شریف حسین اپنے دفتر میں کس حیثیت سے ملازم تھا؟

جواب: **ملازمت کی نوعیت**

شریف حسین اپنے دفتر میں درجہ دوم کا کلرک تھا۔

(ب)　کلرکوں کی ٹولیوں میں کس طرح کے لوگ شامل تھے؟

جواب: **کلرکوں کی ٹولیاں**

کلرکوں کی ٹولیوں میں ٹائپسٹ، ریکارڈ کیپر، اکاؤنٹنٹ، ہیڈ کلرک، سپرنٹنڈنٹ، غرض ادنیٰ و اعلیٰ ہر درجے اور ہر حیثیت کے لوگ شامل ہوتے تھے۔

(ج) شریف حسین نے سنگِ مرمر کے نفیس ٹکڑے کا کیا استعمال سوچا تھا؟

جواب: **سنگِ مرمر کا مصرف**

شریف حسین کے ذہن میں سنگِ مرمر کے نفیس ٹکڑے کا یہ مصرف تھا کہ ہو سکتا ہے کہ وہ ترقی کر جائے اور اسی کی آمدنی اچھی ہو جائے جس کی بدولت وہ اپنا گھر خرید لے تو اس مرمریں ٹکڑے پر اپنا نام کندہ کرا کے دروازے کے باہر نصب کر دے۔

(د) شریف حسین کی موت کن حالات میں واقع ہوئی؟

جواب: **موت کے حالات**

جاڑے کی ایک رات میں شریف حسین کسی کام سے بستر سے اُٹھا گرم گرم لحاف چھوڑنے کے بعد پچھلی رات کی سرد اور سخت ہوا اس کے سینے میں تیر کی طرح لگی جس سے وہ نمونیے کا شکار ہو گیا۔ اس کے گھر والوں نے اُس کا بہت علاج کروایا۔ لیکن افاقہ نہ ہو سکا اور اسی بیماری سے بیچارہ مر گیا۔

(ہ) شریف حسین کی موت کے بعد اس کا بڑا بیٹا سنگِ مرمر کے ٹکڑے کو کس مصرف میں لایا؟

جواب: **قبر کا کتبہ**

شریف حسین کی موت کے بعد اس کے بڑے بیٹے نے سنگِ مرمر کے ٹکڑے کی عبارت میں ترمیم کروانے کے بعد وہ کتبہ اپنے والد کی قبر پر نصب کر دیا۔

اضافی سوالات

(و) غلام عباس کے افسانے میں کس طرح کا رجحان ملتا ہے؟

جواب: **ترقی پسند رجحان**

اُردو افسانہ نگاری میں غلام عباس کو ایک اہم اور منفرد افسانہ نگار کا درجہ دیا جاتا ہے۔ حالانکہ وہ ترقی پسند تحریک سے وابستہ نہ تھے اس کے باوجود ان کے افسانوں میں ترقی پسندانہ رُجحانات ملتے ہیں۔

(ز) غلام عباس کی تصانیف کے نام تحریر کریں۔

جواب: **غلام عباس کی تصانیف**

غلام عباس کی تصانیف میں "آنندی" "کن رس" اور "جاڑے کی چاندنی" ، "گوندنی والا تکیہ"، "جزیرۂ سخن وراں" اور " دھنک" شامل ہیں۔

اضافی سوالات

(ز) دفتر میں کلرک مادری زبان کی بجائے غیر زبان میں باتیں کیوں کرتے تھے؟

جواب: **غیر زبان میں گفتگو**

دفتروں میں کام کرنے والے کلرکوں کو مادری زبان کی بجائے غیر زبان میں اس لیے باتیں کرنے کو ترجیح دیتے تھے کیونکہ دفتر میں دن بھر اپنے افسروں سے اسی غیر زبان میں بات کرنی پڑتی تھی۔ وہ اس زبان میں گفتگو کر کے اس کی مشق بہم پہنچا رہے تھے۔

(ح) شریف حسین سنگ مرمر کے ٹکڑے کا سودا کیوں منسوخ کرنا چاہتا تھا؟

جواب: **سودے کی منسوخی**

شریف حسین سنگ مرمر کے ٹکڑے کی زیادہ قیمت لگنے پر خوش نہ تھا۔ اس نے بڑے غور سے اس ٹکڑے کا جائزہ لیا تا کہ عیب دکھنے پر سودا منسوخ کر دے۔ مگر وہ ٹکڑا وہ ٹکڑا بے عیب تھا

(ک) کتبہ گھر میں کون کون سی جگہوں پر پڑا رہا اور بالآخر کہاں پہنچا؟

جواب: **جگہیں تبدیل کرنا**

کتبہ بے کباڑ کی الماری،، کپڑوں کے صندوق میں، کاٹ کے پرانے بکس، میز پر، برتنوں کے طاق میں، کاغذی پھولوں کی الماری، اور بوری سے ہوتے ہوئے آخر کار شریف حسین کی قبر پر نصب ہوا۔

سوال نمبر3: دیے گئے الفاظ وتراکیب کے معانی لکھیں اور انھیں جملوں میں کریں۔
آلکس، ترمیم، خس وخاشاک، کنگلا، کواڑ، نقش ونگار

جواب: **الفاظ وتراکیب کا جملوں میں استعمال**

تراکیب	معنی	جملے
آلکس		سردی اور آلکس کی وجہ سے میں وہاں نہ جاسکتا۔
ترمیم	کسی مسودے یا لکھائی میں تبدیلی کرنا۔	قومی اسمبلی میں چھبیسویں آئینی ترمیم کی قانون سازی ہو رہی ہے۔
خس وخاشاک	گھاس پھوس	سیلاب کے پانی کے ساتھ ساتھ خس وخاشاک بہہ رہا تھا۔
کنگلا	خالی جیب، قلاش	کنگلے سے کوئی ہاتھ بھی ملانا گوارا نہیں کرتا۔
کواڑ	لکڑی کا دروازہ	ارے سلیم دیکھو، یہ کون کواڑ توڑے جارہا ہے۔
نقش ونگار	پھول بوٹے بنانا	دروازے پہ رنگے برنگے نقش ونگار بنے ہوئے تھے۔

سوال نمبر4: سبق "کتبہ" کے متن کو مدنظر رکھ کر درست بیان کے آگے (✓) اور غلط کے آگے (×) کا نشان لگائیں۔

(الف) عمارتوں میں کئی چھوٹے بڑے دفتر ہیں جن میں کم وبیش پانچ ہزار آدمی کام کرتے ہیں۔ ×
(ب) شریف حسین کلرک درجہ اول کچھ سویرے دفتر سے نکلا۔ ×
(ج) شریف حسین نے چونی نکال کر کوچوان کو دی۔ ×
(د) ان کلرکوں میں ہر عمر کے لوگ شامل تھے۔ ✓
(ہ) سنگ مرمر کے ٹکڑے کو وہ ایک مشہور آہن گر کے پاس لے کر گیا۔ ×
(و) وہ اس نتیجے پہ پہنچا کہ ترقی لطیفۂ غیبی سے ہوتی ہے۔ ✓

سوال نمبر5: سبق "کتبہ" کے حوالے سے درج ذیل جملوں کی وضاحت کریں۔

(الف) وہ لہجہ بگاڑ بگاڑ کر غیر زبان میں باتیں کرنے پر تلے ہوئے تھے۔
(ب) دنیا بھر کی چیزیں اور ہر وضع اور ہر قماش کے لوگ یہاں ملتے تھے۔
(ج) اس نے محض اپنے شوقِ تحقیق کو پورا کرنے کے لیے قیمت پوچھی۔
(د) وہ بڑا غفور الرحیم ہے، کیا عجب اس کے دن پھر جائیں۔

جواب:

جملوں کی وضاحت

(الف) وہ لہجہ بگاڑ بگاڑ کر غیر زبان میں باتیں کرنے پر تلے ہوئے تھے۔

وضاحت:

دراصل کلرک اپنے دفتر میں مادری زبان کی بجائے غیر زبان میں باتیں کرتے تاکہ انگریزی زبان کی مشق ہو جائے۔ اور انہیں اپنے افسروں سے بات کرنے میں زیادہ دشواری پیش نہ آئے۔

(ب) دنیا بھر کی چیزیں اور ہر وضع اور ہر قماش کے لوگ یہاں ملتے تھے۔

وضاحت:

شریف حسین کی بیوی میکے گئی ہوئی تھی اور وہ مٹرگشت شہر کرنے شہر کی جامع مسجد چلا گیا جہاں پر بہت رونق لگی ہوتی تھی۔ جامع مسجد کی سیڑھیوں کے گرداگرد کہنہ فروشوں، لیکچر باز حکیموں، سنیاسوں، تعویذ گنڈے بیچنے والوں کا ہجوم ہوتا۔۔۔ اس لئے یہاں پر ہر طرح اور ہر قسم کے لوگ وقت گزارنے کے ساتھ سستے داموں اشیاء خریدنے آتے۔

(ج) **اس نے محض اپنے شوقِ تحقیق کو پورا کرنے کے لیے قیمت پوچھی۔**

وضاحت :

شریف حسین کی نظر ایک سنگ مرمر کے ٹکڑے پر پڑی۔اس نفاست اور دیدہ زیبی نے اس کو بہت متاثر کیا۔ شریف حسین نے نہ چاہتے ہوئے اس کی قیمت کباڑیے سے دریافت کی۔ کباڑیے نے تین روپے بتائی۔ اسے اس سنگ مرمر کے ٹکڑے کی ضرورت نہیں تھی اس نے محض دلچسپی اور تحقیق کی بدولت اس قیمت پوچھ لی تھی۔ دل ہی دل میں اسے شرمندگی کا احساس ہو رہا تھا کہ جب اسے اس ٹکڑے کی ضرورت نہیں ہے تو اس نے بلاوجہ قیمت پوچھ لی۔ پھر آپ شوق سے مجبور ہو کر شریف حسین نے سنگ مرمر کا یہ ٹکڑا خرید بھی لیا۔

(د) **وہ بڑا غفور الرحیم ہے، کیا عجب اس کے دن پھر جائیں۔**

وضاحت :

سنگ مرمر کا ٹکڑا خریدنے کے بعد شریف حسین کے خیالات میں ہلچل مچ چکی تھی۔سنگ مرمر کے ساس ٹکڑے کے مصرف کے بارے سوچتے ہوئے اس کے دل میں یہ خیال آرہا تھا کہ اللہ تعالی کی ذات بہت کریم اور بخشنے والی، مہربان ہے۔ ہو سکتا ہے کہ میں ترقی کر جاؤں۔ میرے حالات بدل جائیں اور اپنا الگ ذاتی گھر لے کر سنگ مرمر کے ٹکڑے پر اپنا نام کندہ کروا کے مکان کے صدر دروازے پہ لگا دوں۔

سوال نمبر6: **درج ذیل لفظوں پر اعراب لگائیں تا کہ ان کا تلفظ واضح ہو سکے۔**

طمانیت، گتھیاں، حجاب، مسلط، مشقت، مژدہ

جواب:

<u>الفاظ کا تلفظ</u>

طَمانِیّت، گُتھیاں، حِجاب، مُسلّط، مَشَقّت، مُژدہ

سوال نمبر7: درج ذیل نثر پارے کی تشریح کیجیے۔ تشریح سے پہلے مصنف کا نام اور سبق کا عنوان بھی لکھیں۔

گو ان میں زیادہ تر کلرکوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔مشق بہم پہنچا رہے تھے۔

جواب:

نثر پارے کی تشریح:

سبق کا عنوان: کتبہ

مصنف کا نام: غلام عباس

ماخذ: آنندی

تشریح:

تشریح طلب پروگرام سبق کے تقریباً آغاز سے لیا گیا ہے۔ اس سبق کے مصنف غلام عباس ہیں جن کا شمار اردو کے بہترین افسانہ نگاروں میں ہوتا ہے۔ اردو افسانوی ادب میں وہ کلاسیک کا درجہ رکھتے ہیں۔ ان کے افسانوں میں ترقی پسندانہ رجحان ملتے ہیں۔ اس افسانے کے کردار شریف حسین کے ذریعے سے غلام عباس نے انسان کی ادھوری خواہشات کا ذکر کیا ہے، کہ کس طرح ساری زندگی وہ اپنی خواہشات کے لیے مچلتا رہتا ہے۔ لیکن افسوس ایک دن وہ قبر میں جہاں لیٹتا ہے اس نثر پارے میں غلام عباس صاحب بیان کر رہے ہیں، کہ شریف حسین کے ساتھ دفتروں میں کام کرنے والے کلرکوں کی مادری زبان تو اردو تھی۔ لیکن مجبوری کے تحت ان کو انگریزی بولنی پڑتی تھی۔ دیسی بندے کو انگریزی بولنے کے لیے انسان کو اپنے لہجے کو بگاڑنا ہی پڑتا ہے۔ غیر زبان میں بات کرنے کا مقصد کوئی اور نہیں صرف یہ تھا، کہ ان کو اس میں سکون حاصل نہیں ہوتا تھا بلکہ وہ انگریزی زبان میں اس لیے گفتگو کرتے تھے۔ تاکہ اس پر قدرت حاصل کر سکیں اور جو انھیں سارا دن دفتر میں افسروں کے ساتھ انگریزی میں بات چیت کرنا پڑ رہی ہوتی ہے اس میں ہمیں آسانی ہو۔

سوال نمبر8: **درج ذیل پیراگراف توجہ سے پڑھیں اور آخر میں دیے گئے سوالوں کے جواب تحریر کریں۔**

اہم علاقائی اور قومی تہوار کسی بھی ملک اور علاقے کی ثقافت اور روایات کا اہم حصہ ہوتے ہیں۔ یہ تہوار لوگوں کو آپس میں جوڑنے اور محبت، بھائی چارے، اور یکجہتی کے جذبات کو فروغ دینے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ پاکستان میں عید الفطر، عید الاضحیٰ، یوم آزادی، یوم دفاع اور یوم تکبیر جیسے تہوار قومی سطح پر بھرپور جوش و خروش سے منائے جاتے ہیں، علاوہ ازیں علاقائی تہوار مختلف صوبوں میں اپنی روایتی رنگینیوں کے ساتھ منعقد ہوتے ہیں۔ ان تہواروں کے دوران میں نہ صرف مذہبی اور ثقافتی اقدار کو اجاگر کیا جاتا ہے بلکہ یہ سماجی میل جول اور محبت کے پیغام کو بھی فروغ دیتے ہیں، جس سے معاشرے میں مثبت تبدیلیاں آتی ہیں۔

سوالات کے جوابات

(الف): **کسی بھی ملک یا علاقے کی ثقافت اور روایات کا حصہ کسے قرار دیا گیا ہے؟**

جواب : **روایات کا حصہ**

علاقائی اور قومی تہوار ہر ملک اور قوم کی نہ صرف روایات کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، بلکہ یہ تہوار ہر ملک اور علاقے کی ثقافت کو بھی اجاگر کرتے ہیں۔

(ب) **مذہبی تہوار کون کون سے ہیں؟**

جواب: **مذہبی تہوار**

مذہبی تہواروں میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، عید الفطر، عید الاضحیٰ، یوم عاشورہ، شب برات، شب معراج، شامل ہیں۔

(ج) **پاکستان کے قومی تہواروں کے نام لکھیں۔**

جواب: **قومی تہوار**

یوم دفاع، یوم آزادی، یوم تکبیر، پاکستان کے قومی تہوار ہیں۔

(د) **قومی اور علاقائی تہواروں کی دو فائدے لکھیں۔**

جواب: **تہواروں کے فائدے**

1. مذہبی اور ثقافتی اقدار فروغ پاتی ہیں۔
2. سماجی میل جول اور محبت کا پیغام عام ہوتا ہے۔

(ہ) **مندرجہ بالا عبارت کا موزوں عنوان تحریر کریں۔**

جواب: **عنوان**

مذہبی تہوار اور تعمیر قوم

کثیر الانتخابی سوالات

درست جواب کی نشان دہی کریں۔

1. **غلام عباس پیدا ہوئے۔**

(A) لاہور میں　(B) دلی میں　(C) امرتسر میں　(D) سیالکوٹ میں

2. **غلام عباس مدیر رہے۔**

(A) پھول　(B) امروز　(C) تہذیب نسواں　(D) اے اور سی

3. **غلام عباس آل انڈیا ریڈیو سے منسلک ہوئے۔**

(A) ۱۹۳۱ء میں　(B) ۱۹۳۶ء میں　(C) ۱۹۳۸ء میں　(D) ۱۹۴۸ء میں

4. پنجاب ایڈوائزری بورڈ نے غلام عباس کی ادبی خدمات کی وجہ سے انہیں نوازا۔۔

(A) نقد انعام سے (B) تعریفی سند سے (C) سرٹیفکیٹ سے (D) اعزاز سے

5. غلام عباس نے کس صدرِ پاکستان کی کتاب کا اُردو ترجمہ کیا۔

(A) یحییٰ خان (B) ضیاالحق (C) فاروق لغاری (D) ایوب خان

6. غلام عباس کے افسانوی مجموعوں کی تعداد ہے۔

(A) دو (B) تین (C) پانچ (D) سات

7. غلام عباس کے افسانوں میں رجحانات ملتے ہیں۔

(A) رومانوی (B) ادبی (C) دائیں بازو کے (D) ترقی پسندانہ

8. پریم چند نے اردو ثانیہ ادب کا جو روشن کیا تھا غلام عباس اس کے تھے آخری۔۔۔

(A) چراغ (B) رکن (C) افسانہ نگار (D) محرک

9. شامل نصاب افسانہ "کتبہ" غلام عباس کے افسانوں کے مجموعوں سے ماخوذ ہے۔

(A) جاڑے کی چاندنی (B) کن رس (C) آنندی (D) دھنک

10. دفتروں میں کم و بیش آدمی کام کرتے ہیں۔

(A) دوہزار (B) چارہزار (C) پانچ ہزار (D) سات ہزار

11. افسانے "کتبہ" میں نشاندھی کی گئی ہے موسم کی۔

(A) گرما (B) خزاں (C) بہار (D) سردی

12. .شریف حسین تانگے کی سواری کا لطف اٹھایا کرتا تھا مہینے کے۔۔۔۔۔

(A) شروع میں (B) درمیان میں (C) آخر میں (D) آغاز میں

13. آج خلاف معمول آٹھ روز بعد بھی اس کی جیب میں روپے پڑے تھے۔

(A) بچت کے (B) اخراجات کے (C) تنخواہ کے (D) قرض کے

14. دفتروں سے کلرکوں کی نکلنا شروع ہوئیں۔

(A) ٹولیاں (B) سواریاں (C) گاڑیاں (D) فائلیں

15. کلرک دفتر سے کام تولے کر جاتے, کرنے کے لیے لیکن گھر جا کر وہ ایسے کاموں میں الجھ جاتے۔

(A) دفتر کے (B) گھر کے (C) محلے کے (D) گرہستی کے

16. کلرکوں کی مادری زبان ایک ہی تھی مگر وہ لہجہ بگاڑ بگاڑ باتیں کرنے پر تلے ہوئے تھے۔

(A) غیر زبان میں (B) فارسی زبان میں (C) عربی زبان میں (D) دیسی زبان میں

17. کلرکوں میں کچھ ایسے بھی تھے جنھیں سکول سے نکلے نہیں ہوئے تھے۔

(A) ایک سال (B) دو سال (C) تین مہینے (D) چھ ماہ

18. شریف حسین تانگے کی طرف لپکا کیونکہ اس میں کمی تھی۔

(A) تین سواریوں کی (B) کوچوان کی (C) گھوڑے کی (D) ایک سواری کی

19. شریف حسین نے کوچوان کو کرائے کے طور پر دی۔

(A) اٹھنی (B) اکنّی (C) چونی (D) روپیہ

20. شریف حسین فوٹوگرافروں کے جم گھٹوں کے پاس رکتا۔

(A) پانچ منٹ (B) ایک دو دو منٹ (C) ایک آدھا منٹ (D) تین منٹ

21. شریف حسین کی نظر ایک سنگ مر مر کے ٹکڑے پر پڑی جو کسی مغل بادشاہ کے مقبرے یا بارہ دری سے گیا تھا۔
(A) اکھاڑا گیا تھا (B) اتارا گیا تھا (C) چوری کیا گیا تھا (D) بیچا گیا تھا
22. کباڑی نے سنگ مر مر کے ٹکڑے کے دام بتائے۔
(A) پانچ روپے (B) دو روپے (C) تین روپے (D) چھ روپے
23. شریف حسین نے سنگ مر مر کے ٹکڑے کی قیمت لگائی۔
(A) ایک روپیہ (B) دو روپے (C) دس روپے (D) پندرہ روپے
24. .شریف حسین اپنے دفتر میں کلرک تھا۔
(A) ہیڈ کلرک (B) درجہ دوم کا (C) درجہ سوم کا (D) درجہ چہارم کا
25. شریف حسین نے سوچا کہ ہو سکتا ہے وہ کلرک سے ترقی کر کے بن جائے۔
(A) ہیڈ کلرک (B) انچارج (C) سپرنٹنڈنٹ (D) ڈائریکٹر
26. دفتر میں شریف حسین کی تنخواہ تھی۔
(A) سو روپے (B) چار سو روپے (C) چالیس روپے (D) بیس روپے
27. شریف حسین نے سوچا کہ مر مریں ٹکڑے پر اپنا نام کندہ کرا کے نصب کرا دے۔
(A) کمرے میں (B) پھاٹک پہ (C) دروازے کے باہر (D) چھت پہ
28. شریف حسین اپنا نام کندہ کروانے کے لیے ٹکڑے کو لے کر گیا۔
(A) کاریگر کے پاس (B) سنگ تراش کے پاس (C) مصور کے پاس (D) افسر کے پاس
29. شریف حسین اس گھر میں رہ رہا تھا۔
(A) دو سال سے (B) تین سال سے (C) چار سال سے (D) پانچ سال سے
30. شریف حسین نے کتبے کو رکھا۔
(A) کمرے میں (B) الماری میں (C) صندوق میں (D) بے کواڑ کی الماری میں
31. کتبہ بے کواڑ کی الماری میں پڑا رہا۔
(A) دو ماہ (B) چھ ماہ (C) نو ماہ (D) سال بھر
32. شریف حسین کی بیوی نے کتبے کو ڈال دیا۔
(A) کوڑے میں (B) آگ میں (C) الماری میں (D) پرانے بکس میں
33. شریف حسین اس نتیجے پر پہنچا کہ ترقی نصیب ہوتی ہے۔
(A) سفارش سے (B) افسر کی عنایت سے (C) کرپشن سے (D) لطیفۂ غیبی سے
34. شریف حسین کو درجہ اول کے کلرک کے عہدے پر ترقی دی گئی۔
(A) سفارش پر (B) مستقل طور پر (C) عارضی طور پر (D) نظر انداز کر کے
35. عہدہ ملنے خوشی میں شریف حسین تیز تیز قدم اٹھاتا، پیدل ہی چل پڑا بیوی کو سنانے۔
(A) خوشخبری (B) اچھی خبر (C) بری خبر (D) مژدہ
36. شریف حسین لکھنے کی میز اور گھومنے والی کرسی خرید کر لایا۔
(A) نیلام گھر سے (B) کباڑیے سے (C) دوست سے (D) دوست سے
37. افسروں کو کارگزاری دکھانے کے لیے شریف حسین چھٹی پر گئے کلرک سے بھی کام کرتا۔
(A) بہترین (B) معیاری (C) دگنا (D) قابل ستائش

LAST HOPE STUDY

38. افسروں کے تیور جلد ہی شریف حسین کو لے آئے۔

(A) کام پر　(B) راہ راست پر　(C) دفتر میں　(D) آفس میں

39. باورچی خانے میں پڑے رہنے سے کتبے کا رنگ پڑ چکا تھا۔

(A) زرد　(B) سیاہ　(C) پیلا　(D) کالا

40. شریف حسین کو پینشن ملی۔

(A) ساٹھ برس کی عمر میں　(B) پچاس برس میں　(C) پچپن برس کی عمر میں　(D) چالیس برس کی عمر میں

41. شریف حسین کی پینشن لڑکوں کی تنخواہیں سب مل ملا کر لگ بھگ آمدنی ہو جاتی۔

(A) ڈیڑھ سو روپے　(B) دو سو روپے　(C) تین سو روپے　(D) چار سو روپے

42. شریف حسین نے چھوٹا موٹا بیوپار شروع کرنے کا سوچا مگر پورا نہ ہو سکا۔

(A) مندے کے ڈر سے　(B) ناقص رائے　(C) نامکمل منصوبہ بندی　(D) پیسوں کی کمی

43. شریف حسین نے بڑے بیٹے اور بیٹی کی شادیاں خاصی دھوم دھام سے کیں۔

(A) اپنی کفایت شعاری　(B) بیوی کی سلیقہ مندی　(C) بچت سے　(D) اے اور بی دونوں

44. سخت اور سرد ہوا سینے میں لگی جس سے شریف حسین شکار ہو گیا۔

(A) تپ دق کا　(B) نمونیے کا　(C) بخار کا　(D) سر درد کا

45. شریف حسین چار دن بستر پر پڑھنے کے بعد۔۔۔

(A) شفایاب ہو گیا　(B) تندرست ہو گیا　(C) مر گیا　(D) لاچار ہو گیا

46. شریف حسین کے بیٹے نے قتبے کو نصب کروا دیا۔

(A) مکان کے باہر　(B) قبر پر　(C) مزار پر　(D) تربت پر

LAST HOPE STUDY

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

B	10	C	9	A	8	D	7	B	6	D	5	A	4	C	3	D	2	C	1
B	20	B	19	D	18	C	17	A	16	D	15	A	14	C	13	A	12	A	11
D	30	A	29	B	28	C	27	C	26	C	25	B	24	A	23	C	22	C	21
C	40	C	39	N	38	C	37	A	36	D	35	C	34	D	33	D	32	D	31
								B	46	C	45	B	44	D	43	A	42	A	41